فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ ترجمہ: جو استخارہ کرے گا وہ نقصان نہ اٹھائے گا۔

(المعجم الاوسط، ج ۶ ص ۳۶۵)

استخارہ

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ

مؤلف

مفتی محمد راشد القادری

آزاد پبلشرز ۵۶، اردو بازار کراچی

PH : 32631839,32620178

E-mail : azadpublishers@gmail.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل یہ کتاب بنام ''استخارہ'' منظر عام پر آچکی ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو استخارہ کرے گا وہ نقصان نہ اٹھائے گا، جو مشورہ کرے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا، جو درمیانی خرچ رکھے گا وہ فقیر نہ ہوگا۔ (الحدیث)

صاحبِ کتاب نے اپنی تحریر میں اس بات کو دلائل سے واضح کیا ہے کہ جب بندہ اللہ سے استخارہ کرتا ہے تو وہ اس کے (ہر کام میں) خیر فرماتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ خیر کو تلاش کرنے کے لئے استخارہ کریں جیسا کہ حدیث مبارک میں فرمایا گیا۔ اور اس کتاب کے بعد استخارہ کرنا ہر سائل کے لئے آسان ہوگیا ہے کیونکہ اس میں استخارہ کی تعریف سے لے کر تمام احکامات بمع شرائط اور اَقسام کو ایک جگہ جمع کردیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور صاحبِ کتاب اور اس کو شائع کرنے والے کے علم، عمل، عمر اور رزق میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امّت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض: محمد لبثنین فاروق قادری

۲۰ رجب المرجب

۱۴۳۲ھ

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار ﷺ اور آپ ﷺ کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔ استخارہ

بفیضان نظر۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کمپوزنگ ۔۔۔۔۔۔۔۔ سید سمیر حسین

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
01	استخارہ کی حقیقت	06
02	استخارہ کا لغوی معنیٰ	07
03	استخارہ کا حقیقی معنیٰ ومفہوم	07
04	استخارہ کی وضاحت	08
05	قرآن وحدیث کی روشنی میں استخارہ کی اہمیت	08
06	استخارہ کرنا ابنِ آدم کی خوش بختی ہے	09
07	جو استخارہ کرے نقصان نہ اٹھائے	09
08	اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتری	10
09	چار انعامات کے صدقے چار احسانات	10
10	استخارہ کی مختلف صورتوں کی تحقیق اور اس کے احکامات	11
11	استخارہ کی شرعی حیثیت	12
12	استخارہ صرف جائز، مباح اور مستحب کام میں کیا جاسکتا ہے	12
13	واجب ومستحب اور حرام ومکروہ کے درمیان استخارہ نہیں ہوتا	12
14	کن کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا؟	13
15	استخارہ صرف مباح اور مستحب کے درمیان ہوتا ہے	13
16	کن کاموں میں استخارہ کیا جائے گا؟	13
17	استخارہ کی ایک اہم شرط	14
18	نیک کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا	14
19	استخارہ کا مقصد صرف خیر اور شر کے احتمال کو دور کرنا ہے	14
20	استخارہ کا مقصد اُمورِ غیبیہ کا جاننا نہیں	15
21	فال گو، نجومی اور جادوگر کے پاس جانے کا نقصان	15
22	سب سے بڑا نقصان	16
23	چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی	16
24	نمازِ استخارہ کا وقت	16
25	استخارہ رات میں کرنا افضل ہے	17
26	تین اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں	17
27	استخارہ کی تعلیم	17
28	استخارہ نمبر ۱	18
29	استخارہ کی تاکید فرمانا	19
30	یہی افضل واکمل استخارہ ہے	19
31	نماز استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں؟	19
32	دعاء استخارہ سے پہلے الحمد للہ اور درود شریف پڑھنا مستحب ہے	20
33	قبلہ رو ہو کر دعاء استخارہ پڑھیں	20
34	دعاء استخارہ تین مرتبہ پڑھنا مستحب ہے	21
35	سات مرتبہ استخارہ کرنا بہتر ہے	21
36	اگر استخارے کا موقع نہ ملے تو کیا کریں۔۔۔؟	21
37	کام میں جلدی ہو تو۔۔۔!	22
38	(۲) قرآنی آیتوں کے ذریعے استخارہ	22
39	(۳) دعاء استخارہ برائے نکاح	23
40	سفر کے استخارے کے بعد کی دعاء	24
41	(۴) مشکلات سے نجات کے لئے استخارہ	27
42	استخارہ کے بعد اس پر عمل کا حکم	28
43	(۵) پانی سے استخارہ	28
44	(۶) اسم مبارک "بَدِیْعُ" سے استخارہ	29
45	(۷) اسم مبارک ''رَشِیْدُ'' سے استخارہ	29
46	(۸) روزانہ کا استخارہ	30
47	مردوں کو خواب میں دیکھنے کے لئے	30
48	ہر جائز کام شروع کرتے وقت خیر و بھلائی کی دعائیں	31

عرضِ مصنّف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نظرِ عنایت کے صدقے وطفیل یہ کتاب منظرِ عام پر آئی ہے۔

حضرت علامہ مولانا محمد بشیر فاروق قادری مدّ ظلہٗ العالی کی صحبت میں آنے کے بعد میں نے ملاحظہ کیا کہ لوگوں کی ایک تعداد ہے جو استخارے کے لئے حضرت صاحب سے رابطہ کرتے ہیں، روزانہ تقریباً ایک ہزار (۱،۰۰۰) افراد اور ماہانہ تقریباً تیس ہزار (۳۰،۰۰۰) افراد استخارہ کی Calls، Emails اور Letters کے ذریعے لوگوں کے مسائل کو حل کیا جاتا ہے، اس میں لوگوں کو بسا اوقات دقّت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے لہٰذا حالات کے پیشِ نظر اور حضرت صاحب کی بفیضانِ نظر میری ایک سوچ بنی کہ استخارے کے موضوع پر الگ سے ایک رسالہ ہونا چاہیے، تاکہ جو Calls اور Mails نہیں کر سکتے وہ یہ کتاب خرید کر رکھ لیں اور خود استخارہ کر کے اپنے مسائل کو حل کر لیں۔

چونکہ دورِ حاضر میں استخارہ کی طرف ماشاء اللہ بہت رجحان بڑھ گیا ہے مگر المیہ یہ ہے کہ استخارہ خود کرنے کے بجائے دوسروں سے کروانے کو ترجیح دی جاتی ہے، جبکہ استخارہ خود کرنا سنّت ہے۔ اس لئے اس کتاب میں استخارہ کے کئی طریقے نقل کئے گئے ہیں، تاکہ جس کو جو طریقہ آسان لگے وہ اس پر عمل کر کے خود استخارہ کرنے کی سنّت پر عمل کرے۔

الحمد للہ اس کتاب میں استخارہ کے لغوی معنی، استخارہ کی حقیقت، استخارہ کی دیگر اقسام اور مختلف طریقوں کو بھی جمع کر دیا گیا ہے۔

اللہ ربّ العزّت جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور رہتی دنیا تک اس سے امتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بِجاہِ النَّبیِّ الاَمین)

ابو رضا محمد راشد القادری بن محمد حیات القادری عفی عنہ

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کا لغوی معنیٰ

لفظِ استخارہ خَیْرَۃ سے بنا ہے اور خَیْرَۃ کا معنیٰ ہے ایک شئے کو دوسری پر فضیلت دینا/ برتری دینا اور استخارہ کا مطلب ہے بھلائی و خیر طلب کرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ بہتر کام اس کے حق میں پسند فرمائے۔ (المنجد، ص ۳۰۵)

فیروز اللغات میں ہے:

اصطلاحِ شرعِ اسلام میں کسی بات کے کرنے نہ کرنے میں ایک خاص طریق پر خدا تعالیٰ سے اشارہ چاہنا۔ (فیروز اللغات، ص ۹۳)

استخارہ کا حقیقی معنیٰ و مفہوم

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

حَقِیْقَۃُ الْاِسْتِخَارَۃِ وَھِیَ اَنْ یَّطْلُبَ الْخَیْرَ مِنَ اللہِ فِی جَمِیْعِ اَمْرِہٖ

استخارہ کی حقیقت اللہ تعالیٰ سے تمام کاموں میں خیر طلب کرنا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ج ۱۵ اص ۲۳۲)

المعجم الوسیط میں ہے:

(اَلْاِسْتِخَارَۃُ) اِسْمٌ بِمَعْنٰی طَلَبُ الْخَیْرِ فِی الشَّیْءِ

استخارہ کسی شئے میں بھلائی طلب کرنے کا نام ہے۔

(المعجم الوسیط، ج ا ص ۲۶۴، طبع دار النشر، دار الدعوۃ)

مختار الصحاح میں لکھا ہے:

اَلْاِسْتِخَارَۃُ طَلَبُ الْخِیْرَۃِ یُقَالُ اسْتَخِرِ اللہَ یَخِرْلَکَ وَخَیَّرَہٗ بَیْنَ الشَّیْئَیْنِ

کسی شئے میں بھلائی طلب کرنا استخارہ کہلاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اللہ سے استخارہ کرو، وہ تمہارے لئے بہتری فرمائے گا اور دو چیزوں میں سے ایک کو منتخب فرما۔ (مختار الصحاح، ج ا ص ۱۹۶، مکتبہ لبنان ناشرون بیروت)

لسان العرب میں ہے:

يُقَالُ اسْتَخِرِ اللّٰهَ يَخِرْلَكَ وَاللّٰهُ يَخِيرُ لِلْعَبْدِ اِذَا اسْتَخَارَهُ

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرو وہ تیرے لئے بہتری فرمائے گا اور جب بندہ اللہ سے استخارہ کرتا ہے تو وہ اس کے (ہر کام میں) خیر فرماتا ہے۔

(لسان العرب، ج ۴ ص ۲۶۴)

استخارہ کی وضاحت

تمام حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ استخارہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے تمام کاموں میں خیر طلب کرنا ہے۔ تاکہ وہ اللہ ربّ العزّت سے مشورہ کر سکے کہ فلاں کام کرنا اس کے حق میں بہتر ہے یا نہیں یا افضل کام کی تلاش کرنا کہ کونسا کام زیادہ بہتر رہے گا یعنی To seek what is best۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں استخارہ کی اہمیت

قرآن کریم وفرقان حمید میں ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠ ○

ترجمہ: اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (پارہ۲ سورۂ بقرہ، آیت ۲۱۶)

And though it is disliked by you, and it may happen that any thing may be disliked by you and that may be in your favour, and it may happen that anything may be liked by you and that may not be in your favour, and Allah knows and you do not know.

استخارہ کرنا ابنِ آدم کی خوش بختی ہے

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللَّهَ وَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَاهُ اللَّهُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کی خوش بختی میں سے اللہ سے خیر طلب کرنا ہے اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا ہے اور ابن آدم کی بدبختی میں سے اللہ سے خیر مانگنے کو چھوڑ دینا ہے اور اللہ کے فیصلے سے ناراض ہونا ہے۔ (سنن ترمذی، ج۴ص ۴۵۵)

جو استخارہ کرے نقصان نہ اٹھائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو استخارہ کرے گا وہ نقصان نہ اٹھائے گا، جو مشورہ کرے گا وہ شرمندہ نہ ہوگا، جو درمیانی خرچ رکھے گا وہ فقیر نہ ہوگا۔ (المعجم الاوسط، ج ٦ ص ٣٦٥)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہتری

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فَيُخَارُ لَهٗ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرے (یعنی استخارہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتری فرماتا ہے۔

(تفسیر قرطبی، ج ۵ ص ۹۸)

چار انعامات کے صدقے چار احسانات

بعض حکماء نے لکھا ہے:

مَنْ أُعْطِيَ الشُّكْرَ لَمْ يُمْنَعِ الْمَزِيْدَ

جسے شکر کی توفیق دی گئی وہ رزق میں اضافے سے محروم نہ رہے گا۔

وَمَنْ أُعْطِيَ التَّوْبَةَ لَمْ يُمْنَعِ الْقَبُوْلَ

جسے توبہ کی توفیق دی گئی وہ قبولیتِ توبہ کے انعام سے محروم نہ رہے گا۔

وَمَنْ أُعْطِيَ الْاِسْتِخَارَةَ لَمْ يُمْنَعِ الْخِيَرَةَ

جسے استخارہ کی توفیق دی گئی وہ خیر سے محروم نہ رہے گا۔

وَمَنْ أُعْطِيَ الْمَشْوَرَةَ، لَمْ يُمْنَعِ الصَّوَابَ

جسے مشورہ کرنا نصیب ہوا وہ درست فیصلے سے محروم نہ رہے گا۔

(احیاء العلوم الدین، مترجم، ج ۱ ص ۴۴۲)

استخارہ
کی مختلف صورتوں کی تحقیق
اور اس کے
احکامات

استخارہ کی شرعی حیثیت

جیسا کہ ہم نے شروع میں پڑھا کہ استخارہ اللہ عزوجل سے خیر طلب کرنا کہلاتا ہے۔ استخارہ دَرحقیقت مشورہ طلب کرنا ہے، جس طرح انسان زندگی کے معاملات میں کام شروع کرنے سے قبل معتبر لوگوں سے مشورہ کرتا ہے، بس اسی طرح استخارہ بھی اپنے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ سے ایک مفید مشورہ طلب کرنا ہے اور جو کام مشورہ سے کیا جائے الحمدللہ اس کے اندر پچھتاوا نہیں ہوتا۔ کام کے شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

استخارہ صرف جائز، مباح اور مستحب کام میں کیا جاسکتا ہے

مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے بہتری فرما اور (دونوں امروں میں سے) بہتر کو میرے لیئے منتخب فرما۔

حضرت ابن ابی جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عام ہے۔

(فیض القدیر، ج ۵ ص ۵۶۴)

یعنی جو بندہ بھی چاہے اس دعاء کو ہر جائز امور کے لئے پڑھ سکتا ہے۔ جو بندہ ہر جائز و مستحب کام سے قبل اس دعاء کو پڑھ لے تو دو جائز کاموں میں سے ایک کو منتخب کرنے میں مدد ملے گی اور ان شاء اللہ دل خود ہی خیر و بھلائی کی طرف مائل ہوگا اور اس کام میں برکت بھی ہوگی۔

واجب و مستحب اور حرام و مکروہ کے درمیان استخارہ نہیں ہوتا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو دعا فرمایا کرتے تھے اس سے خاص صورت مراد ہے۔

یعنی یہ دعا صرف جائز و مباح کاموں میں پڑھی جائے کیونکہ واجب اور مستحب عمل کے درمیان استخارہ نہیں۔ (کیونکہ واجب تو لازم ہے اس میں استخارہ کی حاجت نہیں) اور نہ ہی حرام اور مکروہ کے چھوڑنے میں استخارہ ہے۔ (کیونکہ حرام کو چھوڑنا فرض اور مکروہ کو چھوڑنا لازم ہے) (فیض القدیر، ج ۵ ص ۵۶۴)

کن کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا؟

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استخارہ نہ حرام کام میں ہوتا ہے۔۔۔ نہ فرض وواجب میں۔۔۔اور نہ روزمرّہ کے عادت والے کام میں۔۔۔لہٰذا نماز پڑھنے، حج کرنے، یا کھانا کھانے، پانی پینے پر استخارہ نہیں۔

(مراۃ المناجیح، باب التطوّع، ج ۲ ص ۲۹۴)

استخارہ صرف مباح اور مستحب کے درمیان ہوتا ہے

لہٰذا جب مباح اور مستحب کاموں میں تعارض ہو جائے کہ کس کام سے ابتداء کی جائے یا کس کام پر اکتفاء کیا جائے تو ان میں استخارہ کیا جاسکتا ہے۔

(فیض القدیر، ج ۵ ص ۵۶۴)

کن کاموں میں استخارہ کیا جائے گا؟

نیا کاروبار۔۔۔شادی بیاہ۔۔۔مکان وغیرہ کی تعمیر کا معمولی ارادہ ہو اور تَرَدُّد ہو کہ نہ معلوم اس کام میں بھلائی ہوگی یا نہیں تو استخارہ کرے۔

(مراۃ المناجیح، باب التطوّع، ملخصاً، ج ۲ ص ۲۹۴)

یاد رکھیں! بعض لوگ سودی قرضہ پر گاڑیاں، فلیٹ/ مکانات خریدتے ہیں یہ جائز نہیں اور نہ اس کام کے لئے استخارہ کرنا جائز ہے۔

استخارہ کی ایک اہم شرط

یاد رکھیں ۔۔۔! استخارہ صرف اسی کام میں کیا جائے گا جس کام کا استخارہ سے پہلے پختہ ارادہ نہ ہو۔

کیونکہ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے بندے کا کسی کام کے کرنے کا پختہ ارادہ ہوتا ہے وہ صرف یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں نے درست فیصلہ کیا ہے یا نہیں۔ یہ طریقہ درست نہیں۔

اسی وجہ سے وہ استخارہ کے بعد بھی وہی کرتا ہے جو اُسے کرنا ہوتا ہے، اس طرح استخارہ کا فائدہ کیا ہوا بلکہ اس عمل سے استخارہ کی اہمیت مجروح ہوتی ہے۔ لہٰذا استخارہ کرتے وقت ذہن و دماغ کو خالی کر کے استخارہ کریں اور استخارہ صرف وہی حضرات کریں جو دو جائز کاموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا چاہیں اور کسی ایک کام کی بہتری ربّ تعالیٰ سے طلب کرنا چاہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نیک کاموں میں استخارہ نہیں ہوتا

حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفس فعل کے لئے استخارہ نہیں ہوسکتا ہاں تعیین وقت کے لئے کر سکتے ہیں۔ (درمختار ج ا ص ۶۴۲)

استخارہ کا مقصد صرف خیر اور شر کے احتمال کو دور کرنا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایسے کام میں استخارہ کی تعلیم ارشاد فرماتے تھے جس میں خیر اور شر کا احتمال ہو۔

کیونکہ نفس فعل (یعنی جس کام میں خیر یا شر کا پہلو نہ ہو) اس میں استخارہ نہیں ہوتا ہے۔ (شرح مسند ابی حنیفہ، ج ا ص ۱۷)

استخارہ کا مقصد اُمورِ غیبیہ کا جاننا نہیں

استخارہ کا مقصد مستقبل میں ہونے والے معاملات کے بارے میں فقط یہ جاننا ہے کہ فلاں کام میرے لئے بہتر ہے یا نہیں؟

نہ کہ اُمورِ غیبیہ کو جاننے کی کوشش کی جائے کہ فلاں کام ہوگا۔۔۔؟ یا نہیں ہوگا۔۔۔؟ اور ہوگا تو کب تک ہوگا۔۔۔؟

کیونکہ یہ غیب کی باتیں ہیں جو حقیقت میں اللہ عزوجل کو معلوم ہیں اور اس کے بتانے سے انبیاء کرام علیہم السلام کو معلوم ہوتی ہیں اور انبیاء کرام کے صدقے ان کی امّت کے اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کو معلوم ہوتی ہیں، غیب کی باتوں کا جواب دینا ان پیاروں کی شان ہے اور یہ کام اُن ہی کو رَوا ہے۔ جیسا کہ ''جامع اولیاء'' اور ''تذکرۃ الاولیاء'' کتب میں وضاحت موجود ہے۔

لہٰذا کسی بھی عامل/ نجومی/ جنّات سے غیب کے متعلق سوال کرنا جائز نہیں۔

فال گو، نجومی اور جادوگر کے پاس جانے کا نقصان

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ

''جس نے نجومی سے جا کر کچھ پوچھا اور پھر اس کی تصدیق بھی کردی تو اس نے اس دین کو چھوڑ دیا جو اللہ کے محبوب احمدِ مجتبیٰ محمّدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم لے کر تشریف لائے''۔ (مسند بزار، ج ۲، ص ۳۰ حدیث: ۳۵۷۸)

اور جو شخص یہ کہے کہ میں گمشدہ چیز کو جان لیتا ہوں، یا جنّ کے بتانے سے

بتا دیتا ہوں وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۴۰)

سب سے بڑا نقصان

معلوم ہوا غیب کا دعویٰ کرنے والا شخص اور جو ایسے شخص کی باتوں کو سچ ماننے ان دونوں کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ وہ دینِ اسلام کو چھوڑنے والوں کی فہرست میں ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اس آفتِ قبیحہ سے محفوظ فرمائے۔

چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو نجومی کے پاس گیا اور اس کی باتوں کو سچ نہ مانا (پھر بھی جانے کا اتنا نقصان ضرور ہوگا کہ)

لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً

چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(مجمع الزوائد، ج ۵ ص ۲۰۲ حدیث: ۸۴۸۵)

ایک مسلمان کے لئے نیکیوں کا ضائع ہو جانا بہت بڑا نقصان ہے، کیونکہ ایک نیکی کی کتنی قدر ہے اس کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا، پھر چالیس دن کی نمازوں کا ضائع ہو جانا بہت ہی بڑا نقصان ہے۔ لہٰذا ہمیں اپنے عقائد و اعمال کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا ہے۔

نمازِ استخارہ کا وقت

استخارہ کے وقت کی کوئی قید نہیں، بلکہ فقہاء کرام نے فرمایا کہ استخارہ کا وقت

اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔یعنی جب تک بندے نے حتمی فیصلہ کسی کام کے بارے میں نہیں کیا اس وقت تک استخارہ کرسکتا ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ۱حصّہ ۴ص ۱۸)

استخارہ رات میں کرنا افضل ہے

سیّد محمد بن علوی مالکی الحسنی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: علماء کرام نے (رات کو) سونے سے پہلے استخارہ کرنے کو افضل قرار دیا ہے۔(ابواب الفرج، ص ۲۹۳)

تین اوقات میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں

تین اوقات (۱) طلوعِ آفتاب کے بعد 20 منٹ تک۔(۲) غروبِ آفتاب سے پہلے 20 منٹ تک۔(۳) اور ضحویٰ کبریٰ سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک تقریباً ۴۵ منٹ ہیں۔

ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ واجب نہ نفل (نمازِ استخارہ) نہ قضا نماز، یونہی سجدہ تلاوت وسجدۂ سہو بھی جائز نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ص ۵۲)

استخارہ کی تعلیم

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیں تمام کاموں میں استخارہ اس طرح سکھاتے ہیں، جیسے قرآن کریم کی کوئی سورۃ سکھاتے تھے، آپ ارشاد فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض کے سوا دو رکعتیں (بطور نفل) پڑھے، پھر کہے: (یعنی نیچے دی گئی دعاء استخارہ پڑھے)

(صحیح بخاری، ج۱:ص۳۹۱، ابواب التطوع، رقم:۱۱۰۹)

استخارہ نمبر۱

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا پختہ ارادہ کرلے تو دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَأَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَأَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ (وتسمیہ باسمہ) خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ أَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ ھٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ أَرْضِنِیْ بِہٖ"

اے اللہ میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے، اے اللہ اگر تو جانتا

ہے کہ یہ (رشتہ/ مکان/ دوکان/ کاروبار وغیرہ وغیرہ) میرے دین میں میرے معاش اور میرے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما پھر اس میں میرے لئے برکت عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین میرے معاش اور میرے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور بھلائی جہاں کہیں ہو میرے لئے مقدر فرما پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ (صحیح بخاری، ج۱:ص ۳۹۱، ابواب التطوع، رقم:۱۱۰۹)

استخارہ کی تاکید فرمانا

مذکورہ حدیث مبارک کے تحت حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ کا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور یہ کہ استخارہ کی تاکید اور اس کی رغبت دلاتے تھے۔ (عمدۃ القاری، ج۱۱ص ۳۸۲)

یہی افضل و اکمل استخارہ ہے

حضرت مولانا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں:

افضل و اکمل یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھے پھر وہ مشہور دعاء جو سنّت سے ثابت ہے (جو کہ ابھی گزری) وہ پڑھے۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج ۱۵ص ۲۳۳)

نماز استخارہ میں کون سی سورتیں پڑھیں

مستحب یہ ہے کہ اس دعا کے اول آخر الحمدللہ یعنی سورۂ فاتحہ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی رکعت میں

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ يَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ O (پارہ ۲۰، القصص ۶۸، ۶۹)

اور دوسری رکعت میں

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا O

(پ۲۲، الاحزاب:۳۶) پڑھے۔ (ردالمختار، ج ۲، ص ۵۷۰)

دعاء استخارہ سے پہلے الحمدللہ اور درود شریف پڑھنا مستحب ہے

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيُسْتَحَبُّ افْتِتَاحُ هٰذَا الدُّعَاءِ وَخَتْمُهُ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةِ

اس دعا کو شروع اور ختم کرتے وقت الحمد للہ اور درود شریف پڑھ لینا مستحب ہے (ردالمختار، ج ۵ ص ۱۸۶)

قبلہ رو ہو کر دعاء استخارہ پڑھیں

استخارہ کرنے والا قبلہ رو ہو کر ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں اور التجائیں کرے اور اپنی حاجات ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے۔ (ابواب الفرج، ص ۲۹۳)